جلد ۳۵ | ۱۴ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ہش | ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۹۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ نقاہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مومن کا سب سے کاری حربہ دعا ہے

دنیادار اور مومن کا مابہ الامتیاز یہ ہے کہ دنیادار جو کام کرتا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے صرف اپنی عقل اور مادی طاقتوں پر بھروسہ رکھتا ہے۔ مگر مومن جہاں عقل اور مادی طاقتوں کو استعمال بھی کرتا ہے۔ تو ساتھ ہی اپنی کامیابی کا تمام انحصار اس ہستی پر رکھتا ہے۔ جو خود اس کی ہستی اس کی عقل اور ان مادی طاقتوں کو پیدا کرنے والی ہے

اگر آپ انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کے کاروبار کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ باوجودیکہ مادی لحاظ سے وہ اپنے مخالفین سے بالکل مقابلہ نہیں کر سکتی تھیں۔ مگر آخر میں وہی کامیاب ہوتی رہی ہیں۔ قرآن کریم میں ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے۔ کہ میں (یعنی اللہ تعالیٰ) اور میرے رسول ہی کامیاب ہوں گے۔ چنانچہ جنگ بدر میں جہاں کفار کی تعداد ایک ہزار سے کم نہ تھی۔ وہاں مسلمان صرف ۳۱۳ تھے۔ پھر کفار نے پہلے ہی ایسے مقام پر اپنا قبضہ جما لیا تھا۔ جو جنگی نقطہ نظر سے بہت موزوں تھا۔ مسلمان صرف اپنے مولا کے بھروسے پر نکل کھڑے ہوئے تھے۔ ہاں ان کو بھی ایک چیز پر ناز تھا۔ اور وہ تھیں دعائیں۔ کفار کے پاس سب کچھ مسلمانوں سے زیادہ تھا مگر ایک یہی چیز نہیں تھی۔

آخر واقعات نے ثابت کر دیا کہ یہی چیز جو شاید کفار کی نظر میں وہم پر منحصر تھی۔ کفار کے تمام لاؤ لشکر ساز و سامان تعداد کی زیادتی اور رجز خوانی پر بھاری ثابت ہوئی

مومنین کی اس چھوٹی سی جمعیت کا الٰہی سپہ سالار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی نقطہ نظر سے جنگوں کی مہارت نہ رکھتے تھے۔ پہلی ہی دفعہ ایسی جنگ پیش آئی۔ مگر آپ کے پاس نہایت کاری ضرب لگانے والا جو ہتھیار تھا وہ دعا ہی تھی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سجدہ میں گر گر کر نہایت گریہ وزاری سے دعاؤں میں مصروف ہو رہے تھے۔ اور آپ کی زبان مبارک پر بار بار یہی الفاظ آتے تھے۔ کہ اے خدا اگر آج یہ مسلمان مٹ گئے تو دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔

باوجودیکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فتح کے کھلے کھلے وعدے اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہوئے تھے۔ مگر پھر بھی آپ نے اس قدر دعائیں مانگیں کہ مومنین نے پوچھ لیا۔ کہ "کیا اللہ تعالیٰ کے وعدے نہیں ہیں"؟ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "ہاں بے شک اس کے وعدے تو ہیں۔ مگر وہ بے نیاز بھی بڑا ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ انبیاء کا دعا پر کتنا بھروسہ ہوتا ہے۔

دعائیں کرو دعائیں کرو اور دعائیں کرو

ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

"جو لوگ اس عمر کے نہیں اور نوجوانوں کی طرح پہرہ وغیرہ کا کام نہیں کر سکتے۔ ان سے میں کہتا ہوں۔ کہ وہ جتنے زیادہ اعتکاف میں بیٹھ سکیں۔ اتنے ہی زیادہ بیٹھ جائیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اتنی دعائیں کریں۔ کہ جیسے محاورہ میں کہتے ہیں۔ کہ ان کے ناک رگڑے جائیں۔ اور ان کے ماتھے گھس جائیں تمہیں چاہیئے کہ آج یونس نبی کی قوم کی طرح تمہارے بچے اور تمہاری عورتیں اور تمہارے نوجوان اور تمہارے بوڑھے رب کے سب خدا تعالیٰ کے سامنے رو ئیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو تباہی سے بچا لے۔ اور اپنے فضل سے ہماری دستگیری کرے۔ دنیا میں ہر شخص کا کوئی نہ کوئی سفارش کرنے والا موجود ہے۔ کسی کی تجارتیں اس کی سفارش کر رہی ہیں۔ کسی کے بنک اس کی سفارش کر رہے ہیں۔ کسی کے اعداد و شمار اس کی سفارش کر رہے ہیں۔ کسی کے سپاہی اس کی سفارش کر رہے ہیں۔ لیکن اگر کوئی جماعت دنیا میں زندہ رہنے کی مستحق ہے۔ اور اگر کوئی جماعت دنیا میں پُرامن کام کر رہی ہے۔ تو وہ تمہاری جماعت ہے۔ مگر تمہاری پشت پر کوئی نہیں جو تمہاری سفارش کرنے والا ہو سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے۔ اس لئے اگر ہم اپنی دعاؤں اور گریہ و زاری سے خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لیں۔ تو یقیناً دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی ہمارے حقوق کو تلف نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر ہم خدا تعالیٰ کے فضل کو نہ کھینچ سکیں۔ تو ہم سے زیادہ بے یار و مددگار دنیا میں اور کوئی نہیں ہوگا۔"

(الفضل ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

اللہ اللہ! جماعت احمدیہ کی خوش قسمتی ملاحظہ فرمایئے۔ آج ہم نے اپنی آنکھوں سے وہی نظارے دیکھے ہیں۔ جو انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں نے دیکھے۔ باوجودیکہ ہماری جماعت سیاسیات سے بھاگتی ہے۔ ہندوستان کی سیاسی بے چینی کا اثر ہم پر دوسروں سے بھی زیادہ ہوا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تقسیم پنجاب کی گتھی کچھ ایسی الجھنیں اپنے اندر رکھتی ہے۔ کہ ہمارا سب سے مقدس مقام جو ہندوستان میں ہے۔ وہ ایسی جگہ واقع ہے۔ کہ ہر دو متنازع جماعتیں اسکو اپنے حدود میں لینا چاہتی ہیں۔ خاصکر وہ جماعت جو متقابل جماعت کے ساتھ ہمیں بھی خواہ مخواہ اپنا دشمن سمجھتی ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ ہم کسی کے دشمن نہیں۔ بلکہ سب بنی نوع انسان کے یکساں خیر خواہ ہیں۔ اور صرف انصاف اور عدل کے دوست ہیں۔ یہ ایک ایسا روح فرسا اور جانکاہ وقت ہے۔ کہ اگر ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ ہمارا رہنما نہ ہوتا۔ تو کب کے ہمت ہار بیٹھتے۔ اس بات کو جانے دیجیئے۔ کہ اس اللہ تعالےٰ کے بندے نے کتنی محنت اور مشقت ہماری حفاظت کے لئے برداشت کی۔ یہ دنیا جانتی ہے۔ لیکن ایک بات جو دنیا نہیں جانتی۔ اور ہم ہی جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس نے ایسے نسخہ کا استعمال ہم کو بتایا۔ جو انبیاء علیہم السلام مصائب کے وقت استعمال کرتے رہے ہیں۔ اور وہ ہے

دعا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فداہ امی و ابی نے نہ صرف خود دعاؤں میں رات دن ایک کر دیا۔ بلکہ ہم کاہلوں اور تساہل کے بندوں کو بھی بیدار کیا۔ اور اسی تیر بہدف نسخہ کا استعمال سکھایا۔ انشاء اللہ اب ہمارے دلوں میں پورا پورا اطمینان ہے۔ کہ جو کچھ اللہ تعالےٰ کریگا۔ وہ یقیناً ہمارے لئے بہتر ہی ہوگا۔ کیونکہ ہم یہی اپنے دلوں میں محسوس کر رہے ہیں۔

ان ربی علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

نوائے بینوا

مے نویسم میگزارم بازگیرم خامہ را
ماجرائے درمیانِ ناظر و منظور ہست
کار دیں با صد خموشی حسبۃً للہ کن
خدمتِ اسلام مے ناید بجز از احمدی
ما کفن بر سر کشیدیم از پئے تبلیغِ دیں
ہست از روئے عقائد سرگروہِ جاہلاں
انتظارِ ابن مریم میکند از آسماں

خود نمے دانم چساں طے میکنم غمنامہ را
خاصگاں را زو خبر نے تا چہ پرسی عامہ را
عشق بر خود کے پسندد شورش و ہنگامہ را
بر قدِ موزونِ او ببریدہ اند ایں جامہ را
تا تو بر تن راست کردی جبہ و عمامہ را
شرم بادا حضرتِ علامۂ فہامہ را
از سرِ بام افگنید ایں واعظِ خودکامہ را

ہوش داری زالِ دنیا را کہ نور منظر فریب
پیشِ عاقل اعتبارے نیست ایں قطامہ را

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلقہ لاہور کے سلسلہ میں ایک اور روایت

شیخ امام دین صاحب حکیم صحابی ولد مولوی خیر دین صاحب احمدی صحابی سکنہ سیدوالہ ضلع شیخوپورہ نے میرے پاس بیان کیا۔ کہ لاہور کے جلسہ اعظم کے تین دن پہلے ہم وہاں گئے۔ قریباً ۲۷ آدمی تھے۔ مولوی جمال دین صاحب کے ہمراہ گئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قریباً ایک ہفتہ خلیفہ رجب دین صاحب یا معراج دین صاحب کے چوبارے پر رہے اس جلسہ میں مولوی برہان دین صاحب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی جمال دین صاحب کی تقریریں تھیں۔ جب ہر سہ تقریریں ختم ہوئیں۔ تو حضرت اقدس نیچے تشریف لائے۔ جلسہ میں بہت سے لوگ شامل تھے۔ حضرت اقدس ؑ نے ہم سب کی دستاریں لمبی کر کے بیعتیں لیں۔ اس کے بعد حضرت اقدسؑ کی تقریر ہوئی۔ اور ہر ایک مذہب کو مدعو کیا۔ اور اسلام کی دعوت دی۔ اسی دوران میں ایک سکھ نے بول ڈالے۔ اور پنجابی ڈھولے کہتا آیا۔ میاں معراج دین صاحب و خلیفہ رجب دین صاحب نے اسے روکا۔ مگر اس نے کہا۔ کہ میں تو مہدی کے چرنوں میں جانا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدس ؑ نے فرمایا۔ کہ اسکو آنے دو۔ کچھ گفتگو ہوئی۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حضرت اقدس ایک ساتھ والے کمرے میں تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمراہ بڑے بڑے صحابہ بھی تھے۔ مولوی جمال دین صاحب نے عرض کی۔ کہ میرے ساتھ کچھ دوست ہیں سیدوالہ کے جو حضور کی ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت صاحب نے اجازت فرمائی۔ ہم سب حاضر ہوئے۔ مصافحے کئے اور بیٹھ گئے۔ اسی دوران میں ایک مولوی محمد احسن صاحب کا دوست آ گیا۔ جس کے پاس کچھ اعلےٰ اعلےٰ پھل تھے جو اس نے حضرت اقدسؑ کے حضور پیش کر دیئے۔ اس وقت حضرت اقدسؑ نے پھل تمام دوستوں میں تقسیم کر دیئے۔ اس شخص نے لاہور کی تعریف اس رنگ میں کی۔ کہ یہاں پھل وغیرہ اچھے مل جاتے ہیں۔ میں حضرت اقدسؑ کے واسطے لیتا آیا۔ حضرت اقدسؑ نے مسکرا کر فرمایا۔ کہ ایک وقت آنے والا ہے۔ لوگ کہیں گے یہاں لاہور ہوتا تھا۔ ایک شخص بولا۔ کہ یہ غرق ہو جائیگا۔ تو حضورؑ نے فرمایا۔ نہیں لاہور لاہور نہیں رہے گا۔

نوٹ:۔ شیخ صاحب خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ خاکسار غلام محمد امیر جماعت

جھوٹا آدمی

کفیٰ بالمرءِ کذباً ان یحدث بکل ما سمع (رسول اکرم)

ہر بات جسے انسان سنے اور آگے بیان کر دے۔ اس کے جھوٹا ہونے کی کافی دلیل ہے۔

سنی سنائی باتوں کو آگے بیان کرنا نہ صرف قانونی جرم ہے۔ بلکہ شرعی گناہ بھی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صریح نافرمانی۔

(میر احمد دریس)

مجالس خدام الاحمدیہ

شوریٰ سالانہ اجتماع ۱۳۲۶ھش کے لئے اپنی تجاویز ۱۵ ظہور ۱۳۲۶ھش تک مرکز میں بھجوا دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) بابو محمد عبد اللہ صاحب پنشنر ملازم مہمان خانہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ (۲) محمد رمضان صاحب گوچھڑوالہ کا نوزائیدہ بچہ کا چند روز سے بیمار ہے (۳) غلام احمد صاحب میانوالی ضلع سیالکوٹ کا امتحان ماہ اگست میں منعقد ہونے والا ہے۔ وہ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۴) قاضی محمد صدیق صاحب کاتب الفضل کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ (۵) ڈیرہ دون میں پیر جی عبد الرشید صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ (۶) شمشاد احمد صاحب ابن حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی جو عرصہ سے بیمار تھے۔ اب رو بصحت ہیں۔ کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (۷) ملک فضل حسین صاحب دار الفضل کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرماویں۔

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار ملک احمد خان صاحب سکنہ کھوکھر غربی ضلع گجرات بعمر قریباً ۱۲۰ سال مورخہ ۳ اگست کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ ملک سلطان علی ذیلدار

فسادات — اور — اسلامی تعلیم

از جناب ابوالعطاء صاحب جالندھری

ایمان کی یہ ایک ضروری علامت ہے کہ مومن کسی وقت بھی عقل اور انصاف کا دامن نہیں چھوڑتا۔ سب سے زیادہ جوش کا وقت وہی ہوتا ہے۔ جب فرد فرد کی جان کا دشمن ہو کر اور فرقہ فرقہ کی عداوت میں دیوانہ ہو کر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور درندوں کی طرح انسانیت کی چادر کو چاک کر رہے ہوتے ہیں۔ اور قوموں میں خونریز جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ یقیناً ایسا وقت جذبات کی ہیجانی کا وقت ہوتا ہے۔ اور انسانی عقل لاچار ہو کر رہ جاتی ہے۔ دین اسلام نے اس موقعہ کے لئے بھی تاکیدی حکم دیا ہے۔ کہ ظالم اور غیر ظالم میں امتیاز قائم رکھا جائے اور کسی پر کوئی ستم نہ ڈھایا جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ کہ اے مسلمانو تم پر کبھی ایسا وقت نہ آنا چاہیئے کہ دشمن کی دشمنی اور اس کا ظلم تم کو عدل و انصاف سے منحرف کر دے۔ تم اپنا ہمیشہ کے لئے یہی اصل قرار دو۔ کہ عدل و انصاف کو قائم کیا جائے۔ اور ہرگز کسی قسم کی بے انصافی نہ ہو۔ یہی طریق تقویٰ کا طریق ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین۔ کہ تم صرف ان لوگوں سے ہی جنگ کرو جو تم سے علانیہ جنگ کر رہے ہیں۔ کسی قسم کی تعدی اور ظلم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تعدی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جنگ کے موقعہ کے لئے یہ ضروری حکم دیا ہے۔ کہ وہ صرف ان لوگوں سے نبرد آزما ہوں۔ جو ان سے برسر پیکار ہوں۔ جو لوگ جنگ نہیں کر سکتے۔ یا نہیں کر رہے۔ ان سے لڑائی کے وقت بھی کسی قسم کا تعرض نہ کریں۔ ان پر کسی قسم کا ہاتھ نہ اٹھائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی کی تشریح میں فرمایا ہے۔ کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ کہ کسی عورت بچے بوڑھے یا راہب وغیرہ کو جنگ کے موقعہ پر بھی قتل کرے۔ جب اسلام نے عملی جنگ کے موقعہ کے لئے یہ تاکیدی حکم دیا ہے۔ تو اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ امن وغیرہ کے دوسرے اوقات میں قوموں اور افراد کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنے کے لئے اسلام نے کس قدر تاکید فرمائی ہے کسی قوم یا فرد کے متعلق رائے قائم کرتے وقت اور اس سے معاملہ کرتے وقت بھی ہمیشہ یہ ملحوظ رہنا چاہیئے۔ کہ ہم اپنی رائے اور اپنے معاملہ میں ظالم قرار نہ پائیں۔

اس وقت ہندوستان کے بعض علاقوں میں جو گڑبڑ شروع ہے۔ اس فتنہ کو آگ دینے والی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ قومیں اور افراد اپنے سے مختلف خیال اور مختلف عقیدہ قوم کے ساتھ معاملہ کرنے یا اس کے متعلق رائے قائم کرنے میں انصاف سے کام نہیں لے رہے۔ اس بے انصافی کا نتیجہ یہ ہے کہ جہاں بعض ظالم اپنی کیفر کردار کو پہنچے ہیں۔ وہاں بہت سے مظلوم اور بے گناہ افراد بھی ہلاکت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔ [illegible] کسی بھی قوم کے [illegible] شرارت [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

آج سے ۵۶ سال قبل کا غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت سید فضل شاہ صاحب مرحوم کے نام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند غیر مطبوعہ مکتوبات کی نقل ہمیں ڈاکٹر محمد احمد صاحب پسر جناب مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی سعی و کوشش سے ملی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اصل مکتوبات حضرت سید صاحب مرحوم کے صاحبزادے ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب کے پاس محفوظ ہیں۔ حضرت سید فضل شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کس پایہ کے انسان تھے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الفاظ پڑھ لینے کافی ہونگے۔ فرمایا

"حبی فی اللہ سید فضل شاہ صاحب لاہوری اصل سکنہ ریاست جموں نہایت صاف باطن اور محبت اور اخلاص سے بھرے ہوئے اور کامل اعتقاد کے نور سے منور ہیں۔ اور جان و دل سے حاضر ہیں۔ اور ادب اور حسن ظن جو اس راہ میں ضروریات سے ہے ایک عجیب انکسار کے ساتھ ان میں پایا جاتا ہے۔ وہ تہ دل سے سچے اور کامل ارادات اس عاجز سے رکھتے ہیں۔ اور للّٰہی تعلق اور حب فی اللہ کا اعلےٰ درجہ انہیں حاصل ہے۔ اور یکرنگی اور وفاداری کی صفت صاف طور پر نمایاں ہے۔ اور ان کے برادر حقیقی ناصر شاہ بھی اس عاجز سے تعلق بیعت رکھتے ہیں۔ اور ان کے ماموں منشی کرم الٰہی صاحب بھی اس عاجز کے یکرنگ دوست ہیں (ازالہ اوہام)

آج ان میں سے سب سے پہلا مکتوب شائع کیا جاتا ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے ۵۶ سال قبل منشی کرم الٰہی صاحب اور سید فضل شاہ صاحب کے نام رقم فرمایا تھا۔ باقی مکتوبات بعد میں شائع ہونگے۔ یہ مکتوب میں دو ایک جگہ سے دیمک خوردہ ہے جس کی وجہ سے اس جگہ کے الفاظ نہیں پڑھے گئے۔ اس لئے وہاں نقاط ڈال دیئے گئے ہیں۔ (ملک فضل حسین قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

محبی مخلصی اخویم منشی کرم الٰہی صاحب و سید فضل شاہ صاحب سلمہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پارسل مرسلہ آپکا جو پارچات پاجامہ و کرتہ و کیلا و سنگترے تھے پہنچ گئے جزاکم اللہ خیر الجزاء۔ مجھ کو بہت ندامت اور شرمندگی ہے کہ بیکاری اور تنگی کے ایام میں اس تکلیف کے اٹھانے کا وقت نہیں ہے خدا تعالےٰ میرے عزیز دوست سید فضل شاہ صاحب کو برسر کار کرے۔ اور تیز اپنی مراوات تک پہنچا دے۔ پھر مانگ کر بھی تکلیف دیا کرینگے۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ میرے عزیز سید فضل شاہ صاحب کو مجھ سے بہت محبت اور اخلاص ہے۔ اور وہ مخالف بدگو کے مقابل پر بوجہ جذبہ اخلاص صبر نہیں کر سکتے۔ ہمارے لئے ... دن صبر اور حلم کے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ لوگ گالیاں دیں۔ اور ہم اسکو برداشت کریں۔ آخر حق غالب آجایا کرتا ہے۔ اور کوئی اسکو رد نہیں کر سکتا۔ ہمارے بولنے کی حاجت نہیں کام کرنے والا آسمان پر کر رہا ہے۔ ... یہ عاجز کو خود دن رات سید فضل شاہ صاحب کے لئے خیال ہے۔ اور بغیر یاد دہانی کے دعا کر رہا ہوں۔ آج خط کے پڑھنے کے بعد بھی دعا کی۔ اور آپ کے لئے بھی ... کے آج رسالہ فتح اسلام اور توضیح مرام روانہ خدمت کرتا ہوں۔ ازالہ اوہام جس وقت آیا روانہ خدمت کرونگا۔ ہمیشہ اپنے حالات سے مطلع فرمایا کریں والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از لدھیانہ محلہ اقبال گنج ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۹۱ء

قوموں میں بُرے بھی ہوتے ہیں۔ اور اچھے بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ ہر قوم کا حال ہے۔ قرآن مجید کا کتنا پاکیزہ اسلوب ہے۔ کہ جہاں وہ یہود وغیرہ اقوام کی خرابیوں کا ذکر فرماتا ہے۔ اور ان کے عیوب کا تذکرہ کرتا ہے۔ وہاں وہ ان کے اچھے افراد کا ضرور استثنا بھی فرماتا ہے۔ یہی سبق ہر مسلم کو دیا گیا ہے۔ کہ کسی قوم کے کم وبیش ظالم اور شریر افراد کو دیکھ کر یہ فیصلہ نہ کر لیا کرو۔ کہ اس قوم کے سب افراد بلا استثنا ظلم اور تعدی کرنے والے ہیں۔ ایسا نظریہ قائم کرنا تمہاری اپنی ذات کے لئے بھی مضر ہے۔ اور ملک کے امن و امان کے لئے بھی سخت خطرناک ہے۔ بے شک ظالم کے ظلم کا مقابلہ کیا جاوے۔ اور اسے بے گناہوں پر دست تعدی دراز کرنے سے روکا جائے۔ مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ظالم جس قوم کی طرف منسوب ہے۔ اس قوم کے جملہ افراد کو ظالم قرار دیکر ان سے یکساں سلوک کیا جاوے۔ امن پسند اور بے شر لوگوں سے ظالموں کا سا معاملہ کرنا خود ظلم ہے۔ اور اسلام ظلم کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام کا یہ نظریہ قوموں کی بھلائی کے لئے بنیادی اینٹ کا حکم رکھتا ہے۔ اسی کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ہمارے ملک کی فساد کی آگ فرو ہونے میں نہیں آتی۔ ضرورت ہے کہ ملک کے بہی خواہ اور قوموں کے دانشمند لوگ فوراً آگے بڑھیں۔ اور مسلمان لیڈر مسلمانوں کو۔ اور ہندو لیڈر ہندوؤں کو اور سکھ لیڈر سکھوں کو اچھی طرح سمجھا دیں۔ کہ کسی قوم کے سارے افراد برے نہیں ہوتے۔ اس لئے جب تم ظلم کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو۔ تو یہ بے انصافی نہ کرو۔ کہ ایک یا چند سکھوں کے ظلم کے باعث ساری سکھ قوم کو ظالم قرار دے دو۔ ایک یا چند ہندوؤں کے ظلم کے باعث ساری ہندو قوم کو ظالم قرار دے دو۔ ایک یا چند مسلمانوں کے ظلم کے باعث ساری مسلمان قوم کو ظالم قرار دے دو۔ یہ خود ظلم ہے اور ظلم ظلم سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ آگ کو آگ سے نہیں بجھایا جا سکتا۔ بلکہ پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ جہاں تک ظالم کو ظلم سے روکنے کا سوال ہے۔ اسے روکنا ظلم نہیں ہے۔ یہ تو لوہے کو لوہے سے کاٹنا ہے۔ لیکن غیر ظالم کو ظلم کا تختۂ مشق بنا کر سمجھنا کہ ہم ظلم کا استیصال کر رہے ہیں۔ آگ میں آگ ڈال کر یہ کہنے کے مترادف ہے۔ کہ ہم آگ فرو کر رہے ہیں۔ یہ بالکل غلط نظریہ ہے۔ اسلام نے اس قسم کے نظریہ کی شدید مخالفت کی ہے۔ یہ نظریہ قوموں کی بربادی کا نظریہ ہے۔ اس وقت شدید ضرورت ہے کہ قوم کے سچے رہنما میدانِ عمل میں آگے آکر ظالموں کے ہاتھوں کو ظلم سے روکیں۔ اور اپنے اتباع کے ذہنوں سے اس مسموم اور زہریلے مادہ کو دور کریں۔ کیونکہ ایک یا چند افراد کی وجہ سے ساری قوم کو ظالم قرار دے کر ان سے یکساں سلوک کرنا درست نہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ظالم افراد کی اپنی قومیں بھی ان کے افعال سے براءت کا اعلان کریں۔ اور باہمی محبت۔ امن اور صلح سے رہنے کا جتن کریں۔ یہ دو گر اسی وقت ملک کے امن کے لئے ضروری ہیں۔ (۱) ظالم کی قوم کے شرفاء اس کے ظلم سے بیزاری کا اعلان کریں۔ (۲) ظالم کی قوم کے سب افراد کو ظالم نہ قرار دیا جاوے۔ اور سب کو ایک ہی لاٹھی سے نہ ہانکا جائے۔ یہ اسلامی تعلیم ہے۔ مسلمان تو اپنی شریعت کے ماتحت اس کے پابند ہیں۔ عقلاً بھی امن کی یہ دو بنیادیں ہیں۔ ان کو قائم کرنا ہر امن پسند شہری کا فرض ہے۔ ورنہ فتنہ کی آگ بڑھتے بڑھتے قوموں اور ملکوں کو لپیٹ میں لے لیا کرتی ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔ ہندوؤں اور سکھوں کو بھی ان اصولوں کو اپنانا ضروری ہے۔

ابدی نجات کے وارث بنو

اس زمانہ میں دنیا کی تمام نسل انسانی اپنی اصلیت کو بھول کر ایک تیرہ و تار گڑھے میں گرنے کے قریب جا چکی تھی۔ لیکن اس رحمان نے جو نسل انسانی کے اوپر چھائے ہوئے اندھیرے کو اپنے قمرِ رحمت سے دور کرتا رہا ہے۔ آج بھی اس نسل انسانی کے زوال کو دیکھ کر اس کی بہتری کے لئے گیتا کی پیشگوئی کو پورا کیا۔ جو لیکن برسوں سے بھٹکتے ہوئے انسانوں کو سچ اور جھوٹ کی بھی پہچان نہ رہی اور وہ بارش جو ان کی بنجر زمین کو بھی گلزار بنا دینے والی تھی۔ اس کو تباہ و برباد کر دینے والی معلوم ہونے لگی۔ اور ان قیمتی بوندوں سے بچنے کے لئے انہوں نے طرح طرح کی کوششیں کیں۔ لیکن جو اسکی اصلیت کو جانتے تھے۔ اور اس آبِ حیات کی بوند کے لئے پپیہے کی طرح رٹ لگا رہے تھے۔ اپنے مونہوں کو کھول کر پینے لگے۔ اور اس مزے میں ایسے سیر ہو گئے۔ کہ دنیا کے لوگ ان سے نفرت کرنے لگے۔

اور انہوں نے اس لطف کو جو انہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک معمولی چیز سمجھ کر حاصل نہ کیا۔ اور اس فانی دنیا کی طرف جھک گئے۔ اور اس رحمٰن کی جو سب سے بڑی رحمت تھی۔ اس کو ٹھکرا دیا۔ لیکن اس رحمان کی رحمت کو ٹھکرانے والے کبھی کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور یہ دنیا انہیں سکندر کی طرح چھوڑ دینی ہوگی۔

افواہوں اور غلط خبروں کا اڑانا

(از جناب مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ کہ ہر کوئی خبر سنکر اسے آگے پہنچانا سخت غلطی ہے۔ مومن کا یہ کام ہونا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی خبر اسے پہنچے۔ تو اسکی تحقیقات کرے۔ اور تحقیقات کے نتیجہ میں آگے کوئی قدم اٹھائے۔ اور جو لوگ بغیر تحقیقات کے ایسی افواہیں اور خبریں اڑاتے ہیں۔ ان کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کفٰی بالمرءِ کذباً ان یحدث بکل ما سمع کہ ہر بات جو انسان سنے۔ اور اسے آگے بیان کرے۔ یہ امر اس کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہے۔

ظاہر ہے کہ جو شخص ایسا طریق اختیار کرتا ہے۔ لوگ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی باتوں سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور اس کا کوئی اعتبار نہیں رہتا۔ مشہور قصہ ہے۔ کہ کسی نے بستی سے باہر جا کر شور مچایا۔ اور کہا شیر آیا۔ شیر آیا دوڑنا۔

اس کی یہ بات سنکر سارا شہر اس طرف ٹوٹ پڑا۔ مگر جب وہاں کچھ نہ دیکھا۔ تو اسے لعنت ملامت کرتے ہوئے سب واپس چلے گئے۔ ایک دن سچ مچ شیر آگیا۔ اور اس نے پھر چلانا شروع کیا۔ کہ دوڑو دوڑو۔ شیر آیا۔ شیر آیا۔ چونکہ لوگ اس کی پہلی حرکت سے واقف تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ جھوٹ بولتا ہے۔ اور کوئی بھی نہ گیا۔ اور شیر آیا اور اسے پھاڑ کر چلا گیا۔

علاوہ ازیں عام پبلک پر افواہوں اور غلط خبروں کا یہ اثر ہوتا ہے۔ کہ وہ مرعوب ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ انسان جھوٹے افسانے سنکر بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ پھر جو امر صرف افسانہ تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اسے خبر کا رنگ دیا جائے۔ تو اس سے تو ضرور انسان متاثر ہوتا ہے۔ اس طرح قوم میں کچھ لوگ تو پہلے ہی بزدل ہوتے ہیں۔ اور کچھ لوگ افواہوں اور جھوٹی خبروں سے بزدل بنا دیئے جاتے ہیں۔ اور قوم کو سخت نقصان پہنچتا ہے

موجودہ وقت میں افواہوں اور غلط خبروں کے متعلق باوجودیکہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہدایت ہے۔ کہ ان کی اشاعت ممنوع ہے۔ مگر پھر بھی لوگ ایسی خبریں اڑاتے اور افواہیں پھیلاتے پھرتے ہیں۔ اور لوگ پوری توجہ سے اور ہمہ تن گوش ہو کر انہیں سنتے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ ان غلط خبروں کے اڑانے کا کتنا بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ مومن بندوں کے لئے تو اتنا ہی کافی ہے۔ کہ ایسی باتوں سے خدا اور رسول نے روکا ہے۔ اس لئے رک جانا چاہیئے۔ اور جو لوگ نادانی اور بے سمجھی سے ایسا کرتے ہیں۔ ان کو روکنے کے لئے قوم کے سربرآوردہ احباب کا فرض ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو سمجھانے کے لئے ڈیوٹیاں مقرر کریں۔ تاکہ دینی اور سیاسی نقصان سے حفاظت ہو سکے۔

ایشیا میں تعلیمی انحطاط

اور

جماعت احمدیہ کیلئے لمحہ فکریہ

از شیخ غلام مجتبیٰ صاحب

ہمارے پیارے رسول سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نے زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں چھوڑا جس کے متعلق آپ کے فرامین ہم تک نہ پہنچے ہوں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم اور علم کے حصول کی پر زور تاکید بیان فرمائی۔ فرمایا اُطلبوا العلم من المهد الى اللحد نیز ارشاد ہے اُطلبوا العلم ولو كان بالصين. حصول تعلیم کے ضمن میں تیسرا ارشاد۔ طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا ہر سہ احادیث کی موجودگی میں کسی مزید تاکید کی ضرورت نہیں۔

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالے نے اہل علم کی تعریف کی ہے۔ اور ان کو عالم باللہ کے خطاب سے سرفراز کیا ہے نیز بے علم تو اہلِ خدا را شناخت۔ بے علم تو خدا کو بھی شناخت نہیں کر سکتا۔ قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان فرامین کی تعمیل میں علم میں وہ ترقی اور کمال حاصل کیا۔ کہ آج جبکہ یورپ اپنے علم اور فلسفہ پر ناز کر رہا ہے۔

ایک ہزار سال تک مسلمان علماء کے علم کا خوشہ چین رہا ہے۔

مندرجہ ذیل اصناف علم میں مسلمان علماء کی نادر کتب اب تک یورپین کتب خانوں کی زینت ہیں۔

فلسفہ۔ کیمیا۔ علم نبات۔ علم حیوانات بائیولاجی۔ جیولاجی۔ میٹرولاجی۔ طبعی جغرافیہ۔ جغرافیہ۔ سوشل لاجی۔ مساحت الجبرا۔ انساب۔ الہندسہ۔ طب فزیالوجی۔ ہائیجن۔ پیتھیالوجی۔ فلسفہ تاریخ علم آثار قدیمہ۔ منطق۔ فلسفہ عقلیہ۔ فلسفہ الٰہیہ۔ قوانین شرعیہ۔ اخلاقات معاملات وغیرہ وغیرہ۔

بطور نمونہ مشتے از خروارے چند علماء کے اسماء درج ذیل ہیں۔ جن کی کتب ایک ہزار سال تک یورپ کی درسگاہوں کی زینت رہیں۔

ابن رشد۔ ابن خلدون۔ امام غزالی شیخ۔ بوعلی سینا۔ امام فارابی۔ ابن عربی وغیرھم۔ الغرض علوم و فنون کا کوئی شعبہ اور حصہ نہیں جس میں مسلمانوں نے تفوق و امتیاز حاصل نہ کیا ہو۔

یہ تو تصویر کا ایک رخ تھا۔ اب دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں۔ مسلمانوں نے اس قدر ترقی کرنے کے بعد ان میں تعلیمی انحطاط رونما شروع ہو گیا۔ آج روئے زمین پر مسلمانوں سے بڑھ کر علم سے بے بہرہ اور نابلد کوئی نہیں سمجھا جاتا۔ خدا کی قدرت کہ وہ مسلمان جو کبھی دنیا کے استاد تھے آج ان کا شمار طبقہ جہال میں ہونے لگا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سالنامہ آجکل ۱۹۶۲ء میں محترم خواجہ غلام السیدین کا ایک مقالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے تفصیل سے برِاعظم ایشیا میں تعلیمی ابتری کے اعداد و شمار دئیے ہیں۔ نیز یورپین ممالک میں تعلیمی ترقی و عروج کے نقشہ کو ظاہر کیا ہے۔

یورپین ممالک میں سے۔ ڈنمارک ناروے۔ سویڈن۔ فن لینڈ۔ نیدر لینڈ برطانیہ عظمےٰ۔ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں تقریباً سو فیصدی تعلیم ہے۔ باقی جس قدر ممالک ہیں۔ ان میں اسی فی صدی سے کم کسی کی بھی اوسط نہیں ہے۔ لیکن براعظم ایشیا میں عرب عراق۔ شام۔ ترکی۔ مصر۔ ایران۔ ہندوستان۔ چین۔ الجزائر وغیرہ ممالک میں تعلیم پانچ فیصدی سے تجاوز نہیں کر سکی۔ جاپان ہی صرف ایک ایسا ملک ہے جس میں تعلیمی معیار یورپین ممالک کے لگ بھگ ہے۔ قلیل عرصہ میں جاپان نے حیرت انگیز ترقی کر لی تھی۔ براعظم ایشیا (جو مذاہب کا گہوارہ ہے) میں تعلیمی اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ براعظم ایشیا کو براعظم بے علمان کہنا چاہیئے۔

یورپین ممالک اور براعظم ایشیا کے تعلیمی معیار میں اس قدر بین تفاوت جماعت احمدیہ کے لئے غور و فکر کا مقام پیدا کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کو (جو فی زمانہ فعّال جماعت ہے) براعظم ایشیا کی تعلیمی پستی کی وجہ سے اپنی حالت بدلنی چاہیئے۔ اور جماعت احمدیہ میں جو ناخواندہ ہیں انہیں تعلیم حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر عمر ان کے رستہ میں حائل ہو تو اُطلبوا العلم من المهد الى اللحد کو مدنظر رکھیں۔ اگر تعلیم حاصل کرنا مشکل نظر آتا ہو تو اطلبوا العلم ولو كان بالصين ان کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ نیز سب سے بڑھ کر طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة ارشاد نبوی ہے۔ نیز جماعت کے علماء اور اہل علم سے بھی اپیل ہے کہ وہ ممّا رزقناهم ينفقون۔ کے مطابق اپنے علم کو ناخواندگان کی تعلیم و تربیت میں خرچ کریں۔ علم ایک ایسی دولت بے بہا ہے اس کو جس قدر بھی خرچ کیا جائے اسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ لہذا انہیں ناخواندوں پر اپنا وقت صرف کر کے قوم کی تعمیر میں حصہ لینا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ میں سو فیصدی تعلیم ہونا نہایت ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ قرون اولےٰ کے مسلمانوں سے مماثلت کی مدعی ہے۔ مماثلت اور مشابہت کے لئے ضروری ہے کہ ہم تمام لوگ تمام اعمال و افعال میں مشابہت ہو۔ تو قرون اولےٰ کے مسلمانوں نے جیسا کہ اوپر درج ہو چکا ہے علوم و فنون میں بے حد ترقی کی ہے۔

لہذا

جماعت احمدیہ کے لئے مشابہت کا دعویٰ تبھی صحیح ہو سکتا ہے جبکہ وہ بھی تعلیم و فنون میں اعلےٰ ترقی کرے۔ اے خدا! تو ہم سب کو اس امر کی توفیق رفیق فرما۔ آمین؟

کرشن سندیش (ہندی) کے متعلق لالہ سنت رام صاحب ایڈیٹر رسالہ کرانتی کی رائے

"کرشن سندیش (ہندی) انوواک (مترجم) چوہدری عبدالواحد صاحب بی اے قادیان ضلع گورداسپور میں شری مرزا غلام احمد صاحب ایک بزرگ ہوئے ہیں ...... مرزا صاحب کہتے تھے کہ میں امام مہدی نہکلنک کرشن اوتار اور مسیح موعود کے آنے کی جو پیشگوئی مسلمانوں۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کے دھرم گرنتھوں میں ملتی ہے وہ میں ہی ہوں۔ مرزا غلام احمد صاحب کا تو دیہانت (وفات) ہو چکا ہے۔ اب ان کے جانشین شری مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں۔ وہ احمدیہ جماعت کے امام کہلاتے ہیں۔ اس چھوٹے سائز کے سات صفحوں کی پستک میں انہی امام صاحب کے "اسلام کا اقتصادی نظام" نامک ویاکھیان کا ہندی ترجمہ ہے۔ اس میں اسلام کو بے سوشلسٹ مذہب ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے کچھ عنوان اس طرح ہیں۔ اسلام میں دھن کے برے استعمال کی ممانعت۔ اسلام نابرابری (عدم مساوات) کو روکتا ہے۔ اسلام میں بے قاعدہ دھن کمانے کی ممانعت۔ قرآن کی آئتیں بھی جگہ بجگہ درج کی گئی ہیں۔

ہمیں ٹھیک معلوم نہیں کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ لیکن امام صاحب نے جو روپ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر وہ اس کی سچی تصویر ہے تو اچھی چیز ہے۔ ہمیں کسی مذہب سے نہ خاص محبت ہے۔ اور نہ کسی سے دویش۔ جو مذہب انسان کو آرام سے اور پریم سے زندگی بسر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ وہاں تک ہم اس کے مداح ہیں۔ قادیان کے امام صاحب نے اسلام کو جس روپ میں پیش کیا ہے۔ اس سے لوگوں کو فائدہ ہی ہوگا۔ اور سوشلزم کا وچار پھیلنے سے دنیا سکھی ہی ہوگی۔"

مجاہدین افریقہ و ایشیا اور واقفین کیلئے دعا کی تحریک

میں تمام احباب جماعت سے مبلغین افریقہ و ایشیا کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ یہ لوگ اپنے ملک، اپنے عزیزوں قریبیوں سے دور دیگر ملکوں کے مختلف حصوں میں جنہیں کی حالت میں کام کر رہے ہیں۔ اور بعض اوقات اُن کو بہت ہی مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔ اور کام ان کا تبلیغ ہے۔ جو اس مادی زمانہ میں بالخصوص مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے میں تمام احباب جماعت سے ان کا السلام علیکم عرض کرنے کے بعد ان کی تبلیغی مساعی میں کامیابی کے لئے اور خود ان کی ذات کے لئے اور اُن کے لواحقین کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔ میں ان تمام مجاہدین کے جو افریقہ و ایشیا کے مختلف جہات میں کام کر رہے ہیں۔ نیز ان واقفین کے جو جلد جانے والے ہیں۔ ذیل میں نام درج کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں۔ کہ ایام رمضان میں بزرگان جماعت اپنی تہجد اور دیگر اوقات کی دعاؤں میں انہیں یاد رکھیں۔

(وکیل التبشیر افریقہ و ایشیا)

(۱) مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین
(۲) " نور احمد صاحب منیر " دمشق
(۳) " رشید احمد چغتائی " حیفا فلسطین
(۴) " غلام احمد صاحب " عدن
(۵) محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ
(۶) صوفی محمد اسحٰق صاحب " "
(۷) چوہدری نذیر احمد صاحب " "
(۸) مولوی بشارت احمد صاحب سندھی " "
(۹) " نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ افریقہ
(۱۰) " عبد الخالق صاحب " "
(۱۱) ملک احسان اللہ صاحب " "
(۱۲) مولوی بشارت احمد صاحب نسیم " "
(۱۳) فضل الرحمٰن صاحب حکیم مبلغ نائیجیریا "
(۱۴) نور محمد صاحب نسیم سیفی " "
(۱۵) مولوی محمد افضل صاحب " "
(۱۶) چوہدری احسان الٰہی صاحب " "
(۱۷) حافظ جمال احمد صاحب مبلغ ماریشس
(۱۸) مولوی غلام حسین صاحب ایاز مبلغ سنگاپور
(۱۹) " امام الدین " " "
(۲۰) " عبد الحی صاحب " "
(۲۱) " محمد سعید صاحب انصاری " "
(۲۲) " رحمت علی صاحب مبلغ انڈونیشیا
(۲۳) " محمد صادق صاحب " "
(۲۴) سید شاہ محمد صاحب " "
(۲۵) ملک عزیز احمد صاحب " "
(۲۶) مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری مبلغ انڈونیشیا
(۲۷) " محمد زہدی صاحب " "
(۲۸) مولوی نذیر احمد صاحب علی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ
(۲۹) شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ
(۳۰) مولوی نور الحق صاحب " "
(۳۱) " فضل الٰہی صاحب بشیر " "
(۳۲) " جلال الدین صاحب قمر " "
(۳۳) " سید ولی اللہ شاہ صاحب " "
(۳۴) حکیم محمد ابراہیم صاحب " "
(۳۵) مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مبلغ مشرقی افریقہ
(۳۶) چوہدری عنایت اللہ صاحب " "
(۳۷) شیخ عبد الواحد صاحب " ایران
(۳۸) مولوی صدر الدین صاحب "
(۳۹) " عبد الغفور صاحب مبلغ جاپان

ذیل میں ان مبلغین کے اسماء دیئے جاتے ہیں جو کہ نئے مبلغین ہیں۔ اور مستقبل قریب میں روانہ ہونے والے ہیں۔

(۴۰) مولوی محمد منور صاحب
(۴۱) " عبد الکریم صاحب شرما
(۴۲) " عطاء اللہ صاحب
(۴۳) " سلطان احمد صاحب
(۴۴) " محمد صادق صاحب
(۴۵) " محمد شریف صاحب
(۴۶) " نور احمد صاحب
(۴۷) " محمد عبد الکریم صاحب ۴۴
(۴۸) مولوی روشن دین صاحب
(۴۹) " عزیز الدین صاحب
(۵۰) " مسعود احمد صاحب
(۵۱) سید احمد شاہ صاحب

خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس کے قیام کے وقت متواتر خطبات میں مجلس کے قیام کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہدایات فرمائیں جن کی روشنی میں مجلس ہذا کے لئے حسب ذیل لائحہ عمل تجویز کیا گیا تھا۔ جس کی منظوری حضور سے حاصل کی گئی تھی۔ خدام کے ذہن میں اس کو مستحضر کرنے کے لئے ذیل میں دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔

(۱) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نوجوانوں کی تنظیم۔
(۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نوجوانوں میں قومی روح اور ایثار کا پیدا کرنا۔
(۳) اسلامی تعلیم کی ترویج و اشاعت۔ (۴) نوجوانوں میں ہاتھ سے کام کرنے اور صاف ماحول میں رہنے کی عادت کا پیدا کرنا۔ (۵) نوجوانوں میں مستقل مزاجی پیدا کرنے کی کوشش (۶) نوجوانوں کی ذہانت تیز کرنا۔ (۷) نوجوانوں کو قومی بوجھ اٹھانے کے قابل بنانے کے لئے اُن کی ورزش جسمانی کا اہتمام (۸) نوجوانوں کو اسلامی اخلاق میں رنگین کرنا۔ (۹) قوم کے بچوں کی اس رنگ میں تربیت اور نگرانی کہ اُن کی آئندہ زندگیاں قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکیں۔ (۱۰) نوجوانوں کو سلسلہ کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینے کی ترغیب و تحریص (۱۱) نوجوانوں میں خدمت خلق کا عملی جذبہ پیدا کرنا (۱۲) نوجوانوں میں نماز تہجد میں باقاعدگی پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔ (۱۳) نوجوانان سلسلہ کی بہتری کے لئے حتی الوسع ہر مفید بات کو جامہ عمل پہنانا۔

مجالس کے عہدیداران ان امور کی طرف خاص توجہ رکھیں۔ تا خدام کی اس رنگ میں تربیت ہو۔ کہ وہ مجلس کے قیام کی اغراض کو پورا کر سکیں۔

خدام خود اپنے آپ کو سلسلہ کے لئے مفید وجود بنانے کی کوشش کریں اور اس لائحہ عمل پر عمل ہر آن پیش نظر رکھیں۔ (مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

جماعت کے یتیموں۔ معذوروں اور بیوگان کی پرورش کا انتظام دارالشیوخ میں ہے۔ لیکن کئی بچے بلا اجازت دارالشیوخ میں داخل ہونے کے لئے آجاتے ہیں جس سے اصل مستحقین کے حقوق کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہے۔ اور خود ان کے لئے بھی یہ چیز تکلیف کا موجب بنتی ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دارالشیوخ میں داخل ہونے کے لئے آنے والوں کو پہلے انجمن سے منظوری لینی چاہیئے۔

(سیکرٹری دارالشیوخ کمیٹی)

ضروری اعلان

جماعت کے یتامیٰ، مساکین، معذورین اور بیوگان جو دارالشیوخ سے متعلق ہیں۔ ان کے خورد و نوش کا انتظام پہلے لنگر خانہ میں تھا۔ اور احباب اپنی امدادی رقوم۔ صدقے کے بکرے۔ گوشت دعوتوں کے آٹے، مصارف رقوم یا خوردنی اشیاء وغیرہ لنگر خانہ میں بھجوا دیتے تھے۔ لیکن اب یہ تمام انتظام لنگر خانہ سے الگ ہو گیا ہے۔ اسلئے دوست صدقات، فدیہ، خیرات اور دیگر ہر قسم کی امدادی رقوم۔ صدقات کے بکرے گوشت۔ اجناس۔ دعوتی سامان یا رقوم۔ پارچات وغیرہ براہ راست دفتر دارالشیوخ میں بھجوائیں۔ لنگر خانہ میں بھجوانے کی وجہ سے متعلقہ دفاتر کو بھی دقت ہوتی ہے۔ اور تعمیل میں تاخیر ہونے کا بھی امکان ہوتا ہے۔

(سیکرٹری دارالشیوخ کمیٹی)

ہماری تبلیغی جدوجہد۔ رپورٹ بابت جون ۱۹۴۷ء

جون ۱۹۴۷ء میں ۳۴۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان احباب نے مندرجہ ذیل ذرائع کے واسطہ سے بیعت کی۔

مقامی تبلیغ	۱۲۱
دیہاتی مبلغین	۳۲
دیگر مبلغین	۴۹
افراد جماعتہا احمدیہ	۶۵
ذاتی تحقیق	۷۳
میزان	۳۴۰

مبلغین اور افراد جماعتہائے احمدیہ کے نام جن کے ذریعہ نومبائعین نے بیعت کی درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (انچارج دفتر بیعت)

تفصیلی نقشہ تبلیغ کنندگان بابت جون ۱۹۴۷ء

نام تبلیغ کنندگان	تعداد بیعت
جناب مولوی عبدالمجید صاحب دیہاتی مبلغ مقامی تبلیغ	۴۹
" مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ	۳۵
" سید طفیل محمد شاہ صاحب دارالوداد قادیان	۲۵
" عبدالرحیم صاحب عارف مقامی تبلیغ	۲۰
" مولوی احمد خان صاحب نسیم "	۱۸
" محمد منشی خانصاحب دیہاتی مبلغ مقامی تبلیغ	۱۵
" مولوی محب اللہ صاحب مبلغ بنگال	۹
" چوہدری عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ علینوالہ	۹
" مولوی غلام احمد صاحب رشک	
" محمد منشی خان صاحب مقامی تبلیغ	۵
مقامی تبلیغ	۴
" اہلیہ شیخ حمید اللہ صاحب دیہاتی مبلغ کشمیر	۴
" محمد امین صاحب دیہاتی مبلغ مقامی تبلیغ	۴
" ماسٹر ماموں خانصاحب قادیان	۳
" مولوی محمد عبداللہ صاحب دیہاتی مبلغ صدر گوگیرہ	۳
جناب عبدالرحیم صاحب عارف و منشی خان صاحب مقامی تبلیغ	۳
جناب غلام حیدر صاحب دیہاتی مبلغ انبالہ	۳
حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد	۳
جناب مولوی قمرالدین صاحب	۲
" محمد بخش صاحب مقامی تبلیغ	۲
" شیخ حمید اللہ صاحب دیہاتی مبلغ کشمیر	۲
" حمید احمد صاحب دیہاتی مبلغ محمد آباد سندھ	۲

باقی آئندہ

انڈیا اور نیپال میں سمجھوتہ

لنڈن ۱۳ اگست مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ انڈیا گورنمنٹ اور نیپال گورنمنٹ میں جو سمجھوتہ طے ہوا ہے۔ اس کے مطابق انڈیا گورنمنٹ کو گورکھا رجمنٹیں دی جا رہی ہیں۔ نیپال گورنمنٹ نے یہ مان لیا ہے کہ گورکھا رجمنٹوں کے افسر ہندوستانی ہوں گے۔ اس کے بالمقابل انڈیا گورنمنٹ نے نیپال سے یہ وعدہ کیا ہے کہ گورکھا سپاہیوں کو بھی ترقی کے برابر کے مواقع دئیے جائیں گے۔ مسٹر اٹیلی نے امید ظاہر کی کہ جب تک انڈیا گورنمنٹ کو کافی تعداد میں ہندوستانی افسر میسر نہیں آئیں گے۔ اس وقت تک اس کی فوج میں انگریز افسر کام کرتے رہیں گے۔

لارڈ مونٹ بیٹن کراچی تشریف لے گئے

آپ جشن پاکستان میں حصہ لیں گے

نئی دہلی ۱۳ اگست۔ آج تیسرے پہر لارڈ مونٹ بیٹن اور لیڈی مونٹ بیٹن بذریعہ طیارہ کراچی تشریف لے گئے۔ آپ وہاں پر جشن پاکستان کی تقریب میں حصہ لیں گے۔ اور پاکستان دستور ساز اسمبلی میں تقریر کریں گے۔ آج شام کو آپ پاکستان گورنمنٹ کی کابینہ کے اجلاس میں شامل ہوں گے۔ امید ہے کہ آپ کل شام تک واپس دہلی آ جائیں گے۔ اور پرسوں ۱۵ اگست کو انڈیا کے جشن آزادی میں حصہ لیں گے۔

انڈیا کا نیا چیف جسٹس

لنڈن ۱۳ اگست۔ انڈیا آفس سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ملک معظم نے مسٹر ہری لال کانیہ کو انڈیا کا چیف جسٹس مقرر کیا ہے آپ چودہ برس تک بمبئی ہائی کورٹ کے جج رہے ہیں۔

ڈاکٹر شہریار کا بیان

نیویارک ۱۳ اگست ڈاکٹر شہریار نے ایک بیان میں اس امر پر بہت خوشی کا اظہار کیا ہے کہ سکیورٹی کونسل نے انڈونیشیا کو بھی بحث میں حصہ لینے کی اجازت دیدی ہے

انڈونیشیا فیڈریشن حکومت قائم کرنے کے لئے تیار ہے

جوگجاکارٹا ۱۲ اگست انڈونیشین ری پبلک نے ریڈیو کے ذریعے ہندوستان سے اپیل کی ہے کہ وہ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے تصفیہ کے متعلق جو کوششیں کر رہا ہے انہیں تیز تر کر دیا جائے تا کہ جلد اس معاملہ کا فیصلہ بخیر و خوبی ہو سکے۔

انڈونیشیا نے ان کوششوں کے لئے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ انڈونیشین ری پبلک عبوری دور کے لئے فیڈرل طرز کی حکومت قائم کرنے کے لئے تیار ہے۔

گاندھی جی اور مسٹر سہروردی کلکتہ کے فساد زدہ علاقہ میں

قیام امن کی مشترکہ کوشش

کلکتہ ۱۲ اگست معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اور مسٹر حسن شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال نے مل کر کلکتہ میں امن قائم کرنے کا کام شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے کل مسٹر سہروردی گاندھی جی سے ملے۔ اور ان سے درخواست کی کہ وہ سردست نوا کھلی جانے کا ارادہ ملتوی کر دیں۔ اور کلکتہ میں ان کے ساتھ مل کر قیام امن کی کوشش کریں۔ گاندھی جی نے یہ درخواست منظور کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جس رقبہ میں فساد کا زور ہو۔ وہاں پر رہائش اختیار کر کے لوگوں کو سمجھایا جائے۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق شہر کے ایک فساد زدہ علاقہ میں ایک مکان لے لیا گیا ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد مسٹر سہروردی گاندھی جی کے ہمراہ اس مکان میں چلے جائیں گے۔ اور قیام امن کے سلسلے میں اپنی کوششیں شروع کر دیں گے۔

پاکستانی جھنڈا اور گاندھی جی

کلکتہ ۱۱ اگست۔ گاندھی جی نے آج اپنی پرارتھنائی تقریر میں کہا۔ لوگوں کو دعا کرنی چاہئیے۔ کہ قیام امن کے متعلق ہماری کوششیں کامیاب رہیں۔ آپ نے پاکستان کے قومی جھنڈے کا ذکر کرتے ہوئے کہا اگر یہ جھنڈا سب اقوام کی نمائندگی کا مظہر ہو تو اقلیتوں کو جھنڈے کی سلامی دینی چاہئیے۔ آپ نے فرانسیسی ہند کے باشندوں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اس مرحلہ پر فرانس کے تسلط سے آزاد ہو جانے کا اعلان نہ کریں۔ بلکہ انڈیا کی نئی گورنمنٹ کو موقعہ دیں کہ وہ اس سلسلے میں فرانسیسی ہند کے باشندوں کو آزاد کرانے کی کوشش کرے۔

حد بندی کمیشن کا فیصلہ کب سنایا جائیگا؟

نئی دہلی ۱۲ اگست۔ پنجاب اور بنگال کے حد بندی کمشنوں کے صدر مسٹر سیرل ریڈ کلف نے اپنا فیصلہ وائسرائے عہد۔ لارڈ مونٹ بیٹن کے حوالہ کر دیا ہے۔ امید ہے کہ ۱۵ اگست سے قبل وائسرائے کی طرف سے اس فیصلے کا اعلان کر دیا جائے گا۔

انڈونیشیا کی طرف سے پاکستان اور ہندوستان کو پیغامات

جوگجاکارٹا ۱۲ اگست۔ انڈونیشین ری پبلکن گورنمنٹ کے وزیر اعظم ڈاکٹر شریف الدین نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے ہندوستان اور پاکستان میں جشن آزادی منانے کا ذکر کیا۔ اور پنڈت نہرو اور مسٹر جناح دونوں کو مبارکباد کے پیغام دئیے۔ آپ نے کہا انڈونیشیا دونوں ممالک کی خوشحالی اور فارغ البالی کے لئے دست بدعا ہے۔ میری گورنمنٹ نے ہندوستان میں مقیم اپنے نمائندوں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ ۱۵ اگست کے جشن آزادی میں پوری طرح حصہ لیں۔

گاؤکشی کی قانونی ممانعت کی ابتداء

نئی دہلی ۱۱ اگست گورنمنٹ آف انڈیا نے حکم جاری کیا ہے کہ ۱۵ اگست کو چیف کمشنروں کے صوبوں میں تمام مذبح خانے بند رہیں۔ صوبائی حکومتوں کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بھی اس قسم کی کارروائی کریں۔ امید ہے کہ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے اگلے اجلاس میں بنیادی حقوق کے مسئلہ کے ساتھ ہی ملک میں گئوکشی کی ممانعت کر دینے کا سوال بھی پیش کیا جائے گا۔

انڈونیشیا کا مسئلہ سکیورٹی کونسل میں۔ انڈونیشیا بحث میں حصہ لے گا

واشنگٹن ۱۲ اگست جمعیۃ اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب کونسل کے سامنے انڈونیشیا کا معاملہ رکھا جائے تو انڈونیشیا کے نمائندہ کو بھی اس میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔ اس فیصلہ کی تائید میں آٹھ ووٹ آئے اور اس کے خلاف تین ووٹ پڑے۔ برطانیہ فرانس اور بلجیم نے فیصلے کے خلاف رائے دی۔ اس موقعہ پر ڈچ نمائندہ نے کہا کہ چونکہ انڈونیشین ری پبلک کو حکومت کے پورے اختیارات حاصل نہیں ہیں۔ اس لئے وہ سکیورٹی کونسل کی کارروائی میں حصہ نہیں لے سکتی۔ امید ہے کہ کل ڈاکٹر شہریار کونسل کے سامنے انڈونیشیا کا معاملہ پیش کریں گے۔

اقلیتوں کا مسئلہ۔ اور پاکستان سب کمیٹی کا تقرر

کراچی ۱۲ اگست۔ پاکستان اسمبلی نے آج سولہ ممبروں پر مشتمل ایک سب کمیٹی قائم کی ہے جو شہریوں کے حقوق اور اقلیتوں کے مسئلہ پر غور کرے گی۔ اقلیتوں کی نمائندگی کے لئے اسمبلی کے باہر سے بھی ممبر لینے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ مسٹر محمد علی جناح اس کمیٹی کے صدر ہوں گے۔ اسمبلی کے پریذیڈنٹ مسٹر جناح کی غیر حاضری میں مندرجہ ذیل اصحاب اسمبلی میں صدارت کے فرائض سر انجام دیا کریں گے۔ مسٹر تمیز الدین احمد۔ سردار بہادر خاں۔ ملک عمر حیات پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور۔ مسٹر کرن شنکر رائے لیڈر کانگرس پارٹی۔